روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۵ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۷ وفا ۱۳۷۱ہش، ۷ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جن کا اللہ تعالیٰ متولی ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ (الطلاق: ۳، ۴) جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور ایسے طریق سے دیتا ہے۔ کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱-۴۲)

"درحقیقت جب تک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بے نظیر صفات ہیں۔ جو لوگ اس کی راہ پر چلتے ہیں انہیں کو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اس سے مزہ پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے رشتہ میں اس قدر شیرینی اور لذّت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے جلدی کوئی شخص خبر گیراں نہیں ہو سکتا۔ پھر جس کا خدا متولّی ہو جاتا ہے۔ اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے۔ جو کسی دنیا دار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذّت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا متولّی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳)

اللہ تعالیٰ نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اولاد کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم پر ہمارے ماں باپ کا احسان ہے ہم اس احسان کا صرف اسی رنگ میں بدلہ اتار سکتے ہیں کہ جو نیک کام وہ کیا کرتے تھے ان نیک کاموں کو ہم بھی کریں۔ جو خدا نے ان پر احسان کئے تھے ان احسانات کا شکریہ ہم ان کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں تو کتنا عظیم الشان نبی تھا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کتنی گہری معرفت اور حکمت کی باتیں کرنے والے تھے۔ آپ کی دعائیں بھی گہری حکمت پر مبنی تھیں۔ پس شکریہ اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے والدین کا بھی ادا کرنے کا خیال آ گیا اور کہا (۔) اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کروں اور کس طرح ادا کروں؟ زبان سے نہیں نہیں عرض کرتے ہیں (۔) ایک ہی طریق ہے تیرا شکریہ ادا کرنے کا کہ نیک اعمال بجا لاؤں، ایسے اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند آ جائیں۔ پس شکریہ ادا کرنے کا ایک اور طریق ہمیں سمجھا دیا کہ شکریہ اس لئے ادا کیا جاتا ہے کہ دوسرا خوش ہو اور اللہ تعالیٰ تو زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے۔ پس خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! مجھے ایسے نیک اعمال ادا کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تُو خوش ہو جائے کہ دیکھو میرا بندہ سلیمانؑ کیسے اچھے کام کر رہا ہے۔ کیسے نیک کاموں میں مصروف ہے۔ اور مجھے خوش کرنا چاہتا ہے حضرت سلیمانؑ حسرت کرتے ہیں کہ اس رنگ میں تو مجھے دیکھے کہ تیری رضا کی نظریں مجھ پر پڑ رہی ہوں۔ آپ کا کوئی بچہ آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہو اور آپ کی مرضی کا کام کرے اور پھر بار بار دیکھے کہ آپ خوش ہوئے ہیں کہ نہیں اور آپ کے چہرے پر مسرّت کے آثار دیکھے،

باقی صفحہ ۷ پر

بچپن میں تربیت ضروری ہے

"یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے اگر اس کے ذہن میں دین کی، سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔"

(خطبہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے۔ ۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۸ اگست ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے صبح ہو گا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں اور نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵، فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ جیکب آباد (سندھ) کی رسید بک نمبر ۳۲۹۸ جو کہ زیر استعمال تھی گم ہو گئی ہے۔ آئندہ اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ ادا کیا جائے۔ اگر یہ رسید بک کسی کو مل جائے تو دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ (پاکستان) ایوان محمود واپس بھجوا کر ممنون فرماویں۔ شکریہ

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۷۔ جولائی ۱۹۹۲ء

دُنیا کی مشکلات کا حل

دنیا میں شائد ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے کبھی نہ کبھی یہ نہ کہا ہو کہ زندگی میں بہت سی مشکلات ہیں اور جس نے ان مشکلات سے خلاصی کیلئے ہاتھ پاؤں نہ مارے ہوں۔ کبھی یہ مشکلات دُور ہو جاتی ہیں اور کبھی یہ زندگی کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ انسان ان سے پیچھا چھڑاتا ہے اور یہ چھوڑ بھی جاتی ہیں لیکن پھر آ دبوچتی ہیں۔ کبھی ایک پہلو سے کبھی دوسرے پہلو سے۔ اکثر لوگوں کی زندگی اسی کشمکش میں گذر جاتی ہے۔

البتہ مشکلات کے بھی کئی پہلو ہیں۔ ایک تو یہی ہے کہ واقعی مشکلات ہیں اور ان سے برسرِ پیکار رہتا ہے۔ اور ایک یہ پہلو بھی ہے۔ کہ مشکلات کا احساس ہے۔ انسان خود کڑھتا رہتا ہے۔ پریشان رہتا ہے۔ لیکن جب اپنی مشکلات کا اظہار دوسروں کے پاس کرتا ہے تو وہ ہنس دیتے ہیں۔ واہ یہ بھی کوئی مشکل ہے۔ یوں کرو اور یہ مشکل حل ہو جائے گی۔ سوال یہ نہیں کہ مشکل درحقیقت مشکل ہے۔ یا صرف احساس ہے۔ دونوں باتیں مشکل ہی میں داخل ہیں۔ کیونکہ انسان دونوں سے پریشان رہتا ہے۔

ان مشکلات کا حل کیا ہے۔ یہ کس سے پوچھیں۔ سب کے خیالات الگ الگ ہیں۔ سب کی ہمدردی کا پیمانہ الگ الگ ہے۔ ہم اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ارشاد کو اپنی مشعلِ راہ بناتے ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:

"دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشتِ پُر خار ہے۔ اس میں سے گذرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گذرنا تو سب کو پڑتا ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گذر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسّر نہیں آ سکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کیلئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔"

اگر انسان اپنے آپ کو فانی اور لاشئے سمجھ کر زندگی گذارے تو اس کی پریشانیوں کا ایک حل تو ہو جائے گا کہ وہ انتہائی عارضی نظر آئیں گی اور دوسرے یہ کہ انسان ان کو خاطر میں ہی نہیں لائے گا۔ اور اگر یہ کچھ سمجھنے کے بعد وہ اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دے تو یہ مشکل کو ایک نعمت سمجھے گا۔ اور اس کو یقین ہو جائے گا کہ اس کے نیچے ایک نعمت اور راحت پوشیدہ ہے۔

میری شامِ غم سے پُھوٹے گی مری صبحِ طرب
اسکے ہاں مقبول ہے میری دعا میری طلب
ایک لاشئے کو بھی جب چٹکی میں لے لیتا ہے وہ
آسمانوں پر چمک اُٹھتا ہے وہ نام و نسب

——— ابوالاقبال

دُعائے نیم شب

حالِ دل اپنا کروں کیسے بیاں — میرے مولا! تجھ پہ سب کچھ ہے عیاں
اِک تری رحمت کا ہے بس آسرا
اَے زمینوں آسمانوں کے خدا

اَے خدا میرے وطن کی خیر ہو — اس پھلے پھولے چمن کی خیر ہو
تندیٔ بادِ حوادث سے بچا

کوندتی ہیں آسماں پر بجلیاں — جن کی زد میں ہے یہ میرا آشیاں
اپنی قدرت کا کوئی جلوہ دکھا

عظمتِ انساں یہاں خطرے میں ہے — دَولتِ ایماں یہاں خطرے میں ہے
پھر مکدّر ہو رہی ہے یہ فضا

کیا بتاؤں دین کا کیا حال ہے — دین کیا انسانیت پامال ہے
بے کسوں پر ہے ستمگاری روا

قوم کو نورِ بصیرت بخش دے — پاک دل اور پاک سیرت بخش دے
اُسوۂ حسنہ کو اپنانا سکھا

دیکھتا ہوں پھر وطن میں وہ سماں — جیسے پھر سر پر ہو کوئی امتحاں
اپنی رحمت کا کوئی جلوہ دکھا

نُورِ وحدت کے پرستاروں کی خیر — ان جیالوں اور جیداروں کی خیر
نُور کی شمعیں رہیں روشن سدا

زخمِ پیہم سے جگر ہیں داغ داغ — پھر بھی روشن ہیں محبت کے چراغ
کون دے گا اِن وفاؤں کا صلہ

یہ وطن یہ مرکزِ عشق و وفا — یہ وطن یہ چشمۂ آبِ بقا
اس کو استحکام و قوّت کر عطا

آنکھ تر ہے لب پہ آہِ سرد ہے — دل میں ملک و قوم کا اِک درد ہے

احسنِ محزوں کی اب سُن لے دُعا
اَے زمینوں آسمانوں کے خُدا

احسن اسمٰعیل صدیقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد
ناگہاں، جانے دَرْ ایمانش فتاد

جس کے جان اور دل میں اس کا عشق داخل ہو جاتا ہے ۔ یکدم اس کے ایمان میں جان پڑ جاتی ہے ۔

عشقِ حق گردد عیاں بر رُوئے اُو
بُوئے اُو آید ز بام و کوئے اُو

خدا کا عشق اس کے چہرے سے ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کی خوشبو اس کے مکان اور گلی سے آتی ہے ۔

دیدِ او باشد، بحُکمِ دیدِ اُو
خود نشیند حق پئے تائیدِ اُو

اس کی زیارت خدا کے دیدار کا حکم رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ آپ اس کی نصرت میں لگ جاتا ہے ۔

بس نمایاں کارہا اندر جہاں
مے نماید بہرِ اکرامش عیاں

بہت سے بڑے بڑے کام خدا تعالیٰ اس دنیا میں اس کی عزت کے لئے دکھاتا ہے ۔

انسان کی زندگی کو بدلنے والی اصل چیز اللہ تعالیٰ کا عشق ہے جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا عشق پیدا ہو جائے تو اس کے ایمان کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے جیسے ایک بے جان میں جان پڑ جاتی ہے ۔ اس کا ایمان بھی حقیقی طور پر اسی وقت ایمان کہلانے کے قابل ہوتا ہے ۔ جب اس سے خدا تعالیٰ کا عشق ظاہر ہو اور جب انسان کے اندر خدا تعالیٰ کا عشق پیدا ہو جاتا ہے تو وہ ایسی بات نہیں جو چھپی رہ سکے ۔ وہ اس کے چہرے سے ظاہر ہو جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی خوشبو اس میں اس طرح سما جاتی ہے کہ اس کی اپنی خوشبو اس کے مکان اور اس کی گلی سے آتی ہے ۔ جہاں کہیں کوئی ایسا شخص رہتا ہے جسے خدا تعالیٰ سے عشق ہو اور اس حقیقی عشق کی وجہ سے اس کا ایمان کمال کی منازل طے کر رہا ہو وہاں یہ آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ خوشبو جو اس کے مکان اور اس کے ماحول سے آتی ہے ۔ یہ دراصل خدا تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے ۔ اس شخص کو دیکھنا ایسا ہی ہو جاتا ہے ۔ جیسا کہ خدا کو دیکھا جائے ۔ خدا ایک ایسی ہستی ہے جو ہماری جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتی ۔ لیکن ہم اسے اس کے کاموں سے دیکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو جس طرح اس انسان میں دیکھا جا سکتا ہے جو اس سے عشق کرتا ہے اور کسی طرح دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے اس کی خدا تعالیٰ اس طرح مدد کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کا اس کے وجود سے اظہار کرنے لگ جاتا ہے اور اس کی عزت قائم کرنے کے لئے دنیا میں خدا تعالیٰ بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے عشق کرنا ایک تو چھپا نہیں رہ سکتا دوسرے خدا تعالیٰ کی اپنی ذات کو دکھانے کا باعث بن جاتا ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فارسی / عربی منظوم کلام کی تشریح کے بارے میں گذارش ہے کہ فارسی کے اشعار کا ترجمہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے ۔ کا ہے اور عربی اشعار کا ترجمہ نظارت اشاعت کا ۔ تشریح خاکسار (نسیم سیفی) کی حقیر کوشش کا نتیجہ ہے ۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔

تلقینِ عمل

میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی ۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ۔ اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں ۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی ۔ کہ وہ اس طریق پر کام کریں ۔ میری اس سکیم پر جس حد تک عمل کیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور میری وہ سکیم سکڑ سکڑ کر تل کی شکل اختیار کر گئی ہے ۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹے کام کا اہتمام کیا گیا ۔ پھر کہا گیا کہ روزانہ آدھ گھنٹہ مشکل ہے ۔ ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے ۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقارِ عمل کرنا مشکل ہے ۔ اگر پندرہ دن کے بعد وقارِ عمل کر لیا جائے تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی ہے ۔ پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد تمام خدام ۔ جمع نہیں ہو سکتے اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو تمام خدام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی ۔ اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقارِ عمل منانا کافی سمجھا گیا ۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقارِ عمل منایا جاتا ہے یا نہیں ۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سال میں پانچ دن وقارِ عمل کیا جاتا ہے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ سال میں صرف پانچ دن اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے کیا عادت پیدا ہو سکتی ہے ۔ وہ مقصد جو میرے مدِ نظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کی عادت پیدا ہو ۔ اور کسی کام کو کرنے میں عار نہ محسوس کی جائے ۔ وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا ۔ اس قسم کا وقارِ عمل منانے والوں کی مثال بالکل اس شیر گودوانے والے کی سی ہے ۔ جس کو شیر گودنے والا جب سوئی مارتا تو وہ شیر گودنے والے سے پوچھتا کہ کیا گودنے لگے ہو ۔ وہ کہتا کہ شیر کی دُم گودنے لگا ہوں تو اسے کہتا کہ بغیر دُم کے شیر بن سکتا ہے یا نہیں ۔ شیر گودنے والا کہتا کہ ہاں شیر بن تو سکتا ہے ۔ تو وہ کہتا ہے کہ اسے چھوڑ دو ۔ پھر وہ کوئی دوسرا عضو گودنے لگتا تو اس کے متعلق بھی یہی کہتا کہ اسے چھوڑ دو ۔ ہر عضو کے متعلق وہ یہی کہتا کہ اسے چھوڑ دو اور باقی حصہ بناؤ ۔ آخر شیر گودنے والا سوئی رکھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اب تو سارا شیر ہی اڑ گیا ہے میں کیا بناؤں ۔ یہی حالت ہمارے خدام کی ہے کہ وقارِ عمل سارے سال میں پانچ دن کر لینا کافی سمجھ لیا گیا ہے (اس تقریر پر تین ماہ سے زائد ہو چکے ہیں لیکن باوجود اس کے اس بارہ میں خدام نے کوئی تبدیلی نہیں کی ۔ یہ حالت خدام الاحمدیہ کے مرکز کی حد درجہ افسوسناک اور مردنی کی علامت ہے)

وقارِ عمل کو اس لئے دیر کے بعد کرنا کہ شہر کے تمام لوگ اس میں شامل ہو جائیں میرے نزدیک درست نہیں ۔ اگر آپ لوگ دو ماہ یا تین ماہ کے بعد وقارِ عمل کرتے ہیں تو کیا شہر کے تمام لوگ سَو فیصدی آ جاتے ہیں ۔ جو لوگ نہیں آنا چاہتے وہ سال میں ایک دفعہ وقارِ عمل ہونے پر بھی نہیں آئیں گے ۔ یہ ضروری نہیں کہ تمام لوگ شامل ہوں تب کسی کام کو کیا جائے بلکہ جو کام بھی کرنا ہو اس کے متعلق تحریک کر دی جائے ۔ اور بار بار اعلان کر دیا جائے جتنے لوگ شامل ہو جائیں اتنے ہی سہی ۔ پھر آہستہ آہستہ خود بخود ان کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی ۔ اور آپ اپنی کوششوں سے اگر آپ دیانتدار ہوں گے اس تعداد کو بڑھاتے چلے جائیں گے ۔ پس یہ ضروری ہے کہ روزانہ کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے ۔ اور کام کی نوعیت کو بدل دیا جائے مثلاً ہر محلہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر اس محلہ والوں کے ذمہ لگا دیئے جائیں اور ان کا روزانہ کام یہ ہو کہ انکی صفائی درستی اور پانی کے نکاس وغیرہ کا خیال رکھیں ۔ اور ہر محلہ کے خدام اپنے محلہ کی صفائی کے ذمہ وار قرار دیئے جائیں اور بجائے مہینہ یا دو مہینہ کے بعد جمع ہو کر کسی سڑک پر مٹی ڈالنے کے میرے نزدیک یہ طریق بہت مفید ثابت ہوگا ۔ کہ گلیاں اور سڑکیں محلہ وار تقسیم کر دی جائیں کہ فلاں گلی اور سڑک کا فلاں محلہ ذمہ وار ہے اور اس کی صفائی اور درستی نہ ہونے کی صورت میں اس سے پوچھا جائے گا ۔ اسی طرح محلہ کے گھروں کے متعلق بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر خدام میں تقسیم کر دیئے جائیں ۔ اور وہ ان گھروں کے سامنے کی صفائی کے ذمہ دار ہوں گے ۔ ہر مہینہ ایک دن معائنہ اور مقابلہ کے لئے مقرر کیا جائے اور تمام محلوں کا دورہ کر کے دیکھا جائے کہ کس محلہ کی صفائی سب سے اچھی ہے ۔ جس

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب لکھتے ہیں:

"الفضل" کی ادارت "مخصوص حالات" میں آپ جس احسن رنگ میں فرما رہے ہیں وہ قابلِ صد ستائش ہے۔ جدتِ مقالات، تنوعِ مضامین، حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ وغیرہ نے قارئین کی دلچسپی میں اضافہ ہی نہیں کیا بلکہ ہر میدان میں معیاری تبصرے ایسے جامع ہیں کہ بہت سے بڑے بڑے اخبارات کا ملخص اور نچوڑ کا مرقع ہمارا "الفضل" ہوتا ہے۔ آپ کی محنت و عرق ریزی قابلِ قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی احسن جزاء دے۔ آپ نے الفضل کا ادبی معیار بھی بہت بلند فرمایا ہے اور پھر بھی خوب سے خوب تر کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ تو اس سلسلہ میں چند ایک اغلاط کی تصحیح کی نشاندہی کر رہا ہوں۔ جن میں سے صرف پہلی غلطی کا تعلق تو "الفضل" سے ہے۔ باقی اغلاط دوسرے اخبارات یا عوام الناس سے تعلق رکھتی ہیں۔

۱۔ الفضل ۲۱ جون ۱۹۹۲ء میں سہوِ کاتب سے عربی منظوم کلام میں تیسرے شعر کے پہلے مصرع میں آخری لفظ "تَافِقَۃٌ" لکھا گیا ہے جو غلط ہے "تَافِہٌ" چاہیئے۔ اس لفظ کا مادّہ ت۔ف۔ہ ہے اور صیغہ اسم فاعل تَافِہٌ بنتا ہے۔ جس کے معنی معمولی یا قلیل کے ہیں۔

۲۔ عام لوگ "تَرْبِیّت" تشدید کے ساتھ بولتے اور لکھتے ہیں۔ عربی لحاظ سے یہ تَرْبِیَۃ بروزن تَفْعِلَۃ چاہیئے بغیر تشدید کے جیسے تَھْنِئَۃ، تَوْفِیَۃ، تَزْکِیَہ وغیرہ۔ باب تفعیل کا مصدر بروزنِ تَفْعِیْل یا تَفْعِلَۃ آتا ہے۔

۳۔ بچیوں کا نام "شَازِیَہ" عموماً زاء سے لکھا جاتا ہے جس کے معنی "بلند ہونے والی" کے ہوتے ہیں لیکن یہ لفظ "شَاذِیَہ" ذال کے ساتھ زیادہ خوبصورت معانی رکھتا ہے کہ خوشبو بکھیرنے والی۔ یا خوشبو سے مہکنے والی۔

۴۔ اردو میں تقریباً ہر جگہ "انشاءاللہ" اکٹھا لکھتے ہیں۔ گویا اِنشاء ایک لفظ اکٹھا ہے جو کہ غلط ہے (اس کے معنی پیدا کرنا یا پروان چڑھانا کے ہوتے ہیں اسی سے اِنشاء پردازی ہے) جو یقیناً یہاں مراد نہیں ہو سکتے۔ دراصل یہ دو الفاظ ہیں "اِنْ" اور "شَاءَ" عربی میں یہ ہر جگہ الگ الگ لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے "اِنْشَاءَ اللّٰہ" کی بجائے "اِنْ شَاءَ اللّٰہ" لکھنا چاہیئے۔ اور معنی ہوں گے "اگر چاہا اللہ نے"۔

۵۔ اسی طرح "قفس" بمعنی آشیانہ اردو میں سین سے لکھا جاتا ہے۔ عربی میں "قَفَص" صاد سے لکھا جاتا ہے۔

(۶) اردو میں ہم "دوران"، "ہیجان" "خفقان" وغیرہ بولتے ہیں۔ حالانکہ عربی میں ہر وہ مصدر جس میں اضطراب یا حرکت کا مفہوم پایا جائے وہ ہمیشہ فَعَلَان کے وزن پر آتا ہے۔ چنانچہ دَوَرَان، ھَیَجَان، خَلَجَان، خَفَقَان، طَیَرَان، جَوَلَان وغیرہ کا صحیح تلفظ ہوتا ہے۔

۷۔ "وطیرہ" ہم اردو میں عموماً طاء سے لکھتے ہیں۔ عربی میں یہ "وَتِیْرَہ" بمعنی طریقہ تاء سے لکھا جاتا ہے۔

(۸) اسی طرح بعض روزمرہ استعمال ہونے والے الفاظ کئی پڑھے لکھے لوگ بھی غلط لکھتے ہیں جیسے غَیْظ و غَضَب کی بجائے غیض و غضب۔ قواعد (جو کہ قاعدہ کی جمع ہے) کی بجائے قوائد، باقاعدہ کی بجائے باقائدہ اور واضح کی بجائے واضع لکھا ہوا بعض اخبارات میں میری نظر سے گزرا ہے اسی قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

بعض اردو خواں حضرات کا یہ خیال ہے کہ عربی میں تلفظ چاہے کچھ ہو جب کوئی لفظ اردو میں دخیل ہوگا تو ہم اس کے تلفظ میں تبدیلی کرنے میں آزاد ہیں۔ بہرحال فصاحت کا تقاضا یہی ہے کہ حتی الامکان اصل عربی الفاظ کا تلفظ اور ہجے تبدیل نہ کئے جائیں۔

محترم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب!

آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ زبان دان ایسی باتوں کی طرف ہماری اور ہمارے قارئین کی توجہ دلاتے رہیں پہلی غلطی جس کا الفضل سے تعلق ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کے تہِ دل سے ممنون ہیں۔ ہم چاہیں گے کہ دوسری غلطی جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے ہمارے قارئین اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ تیسری بات بھی قابل قدر ہے البتہ چوتھی بات۔ جہاں انشاء کو الگ الگ لکھنے کے متعلق آپ نے فرمایا ہے۔ ہمیں اختلاف نہ بھی ہو تو اتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اگر گذشتہ ڈیڑھ دو سو سال سے اردو دان اس لفظ کو انشاء کو اکٹھا لکھتے رہے ہیں (بلکہ ایک بہت بڑے اردو شاعر کا نام بھی انشاءاللہ خاں تھا اور وہ اسے اکٹھا ہی لکھتے تھے) تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور کچھ ایسا اختلاف بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اردو میں ایسے بہت سے الفاظ اکٹھا لکھنے کی عادت پڑ گئی تھی جو عام طور پر الگ الگ لکھے جاتے ہیں مثلاً تمکو۔ جو دو لفظ ہیں تم اور کو اور عام طور پر ان کو الگ الگ بھی لکھا جاتا ہے لیکن بہت سی تحریروں میں۔ اور تحریریں بھی ان لوگوں کی جو اردو زبان کے ماہر مانے جاتے ہیں۔ "تم کو" اکٹھا لکھا گیا ہے۔ اسی طرح خدمت میں آپ دیکھیں گے کہ خدمت اور میں دو الفاظ ہیں بسا اوقات لوگ خدمتمیں اکٹھا لکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اگر انشاء کو بھی اکٹھا لکھا گیا ہے یعنی اس لفظ میں جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے تو میرے خیال میں یہ کوئی ایسی غلطی نہیں اور اگر ڈیڑھ دو سو سال تک عربی دانوں نے ہماری اس "انشاء" کی تحریر کو غلط نہیں کہا اور ان پر یہ بوجھل بھی نہیں بنی تو کیا حرج ہے۔ ہمیں اسی طرح لکھنے دیجیئے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ وقتوں وہ طرزِ تحریر زیادہ مقبول ہوگی جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضور کے جانشین اور جماعت کے ادیبوں اور انشاء پردازوں نے لکھی ہے اور آپ کو یہ "انشاء" کسی جگہ بھی الگ الگ نظر نہیں آئے گا۔ ہر جگہ "انشاء" کو اکٹھا ہی لکھا گیا ہے اور اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اگر اس لکھنے کو برداشت کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔

ایک اور بات قفس کے متعلق ہے تو میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظ لیا جائے تو سوائے اس کے کہ اس کے معنے بدل جاتے ہوں دوسری زبان والے جس طرح چاہیں اسے لکھ سکتے ہیں۔ اب اگر قفس س کے ساتھ لکھنے سے یہ ق ف اور ص والے لفظ سے کچھ اور معنی رکھتا ہے تو بے شک ہمیں قفس نہ لکھنے دیجئے لیکن اگر قفس اور قفص دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور معنے بدلتے بھی نہیں تو میرے خیال میں اب س ہی کو رہنے دیجئے۔

ایک اور بات جس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ آپ یعنی پنجاب کے عربی دان لوگ ہمیں خواہ مخواہ مشکل میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے کہ دوران کو دَوَرَان کہا جائے آپ نے بھی اس لفظ کو متعدد بار کلاس روم میں یا کسی اور جگہ پر استعمال کیا ہوگا لیکن کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اسے دَوَرَان ہی کہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کے خیال میں عربی کے لحاظ سے دَوَرَان ہونا چاہیئے آپ اسے ہمیشہ دَوْرَان کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اردو زبان میں اسے دوران ہی کہا جاتا ہے۔

وطیرہ کے متعلق یہ بات درست ہے کہ عربی میں اسے ت کے ساتھ لکھتے ہیں فارسی میں بھی اسے ت کے ساتھ ہی لکھتے ہیں لیکن نہیں معلوم ہمارے ادیبوں اور انشاء پردازوں نے اسے کیوں ط کے ساتھ لکھنا شروع کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں ت سے ط زیادہ پسند ہے۔ اس لئے طوطا بھی ط سے لکھتے ہیں حالانکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ت سے لکھنا چاہیئے۔ بہرحال آپ دیکھ لیں کہ "ط" کے ساتھ لکھا ہوا طوطا اچھا ہے یا ت کے ساتھ۔ پھر فیصلہ کر لیں کہ اسے "ط" کے ساتھ لکھنا ہے یا "ت" کے ساتھ۔

غیض و غضب کے متعلق آپ کی بات بالکل درست ہے جس طرح آپ نے کہا ہے اسی طرح لکھا جانا چاہیئے۔ اسی طرح قواعد اور واضح کے الفاظ ہیں۔

آخیر میں آپ نے اردو خواں حضرات کے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عربی میں چاہے تلفظ کچھ ہو جب کوئی لفظ اردو میں دخیل ہوگا تو ہم اس کے تلفظ میں تبدیلی کرنے میں آزاد ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الزام صرف اردو خواں حضرات پر نہیں لگتا۔ ساری دنیا کی ساری زبانوں پر یہی "الزام" لگتا ہے اگر اسے "الزام" کہا جاتا ہے۔ میں آج سے تقریباً پچاس سال قبل عرب ممالک میں تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ چرچل کو تشرشل لکھتے ہیں۔ میں نے جب اخبارات میں پہلی دفعہ تشرشل پڑھا۔ بڑی حیرانی ہوئی کہ یہ "ت" کہاں سے آگئی۔ چ کو تو خیر "ش" بنا ہی دیا انہوں نے لیکن "ت" کہاں سے آگئی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ ــــــ ترجمہ محمد زکریا ورک

چڑچڑاپن

بنجمن فرینکلن کا قول ہے کہ جذبات میں بہہ جانے والا انسان پاگل گھوڑے پر سوار ہے۔

نوع انسان کی ایک مہلک ترین مرض چڑچڑاپن ہے۔ ہاں وہ جن کو روح القدس نے بیماریوں سے صاف کیا ہے وہ اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ جو اس دنیا میں بہت تھوڑے ہیں۔

ایک مثالی گھر سلامتی کا مرقع ہوتا ہے۔ جبکہ اقتصادی گھر اس دنیا میں ہی جہنم کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جو اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ چڑچڑے پن کا مظاہرہ کرتا ہے اور دوسروں کے ساتھ امن سے نہیں رہ سکتا وہ بیمار ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو عہد کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی زبان کو لگام دے گا اور یوں دوسرے انسانوں کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ اکثر لوگ دیکھنے میں بظاہر اچھے نظر آتے ہیں۔ لیکن اندر سے خونخوار بھیڑیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو روحانی طور پر عالم اور فاضل سمجھے جاتے ہیں اور خصوصاً جب وہ اپنے مداحوں میں گھرے ہوتے ہیں لیکن جب ان کو غصہ آتا ہے تو لال بھبھوکے ہو جاتے ہیں۔ اور سخت گندے الفاظ ان کے منہ سے نکلتے ہیں جس سے وہ لوگ بھی پریشان ہو جاتے ہیں جن کی نظر میں وہ معزز ہوتے ہیں۔

اگرچہ بعض مواقع پر غصہ جائز ہے لیکن اس پر کنٹرول رکھنا بہت لازم ہے۔ جس طرح سوار گھوڑے کی رہنمائی کرتا ہے اور اس پر کنٹرول رکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کو اپنے غصے پر قابو رکھنا چاہیئے اور جب ضرورت ہو اسے فوراً روک لے۔ غصہ کی صورت میں ایک گُر تھامس جیفرسن نے بیان کیا ہے کہ "جب غصہ میں ہو تو بات کرنے سے پہلے دس تک گنو"۔ غصہ ناراضگی اور تمام ایسے منفی موڈ انسانی توانائی کو بہت تیز رفتاری سے ضائع کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ انسان جسمانی اور دماغی طور پر نحیف ہو جاتا ہے یا بعض دفعہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہو جاتا ہے یاد رہے کہ وہ کام جو آرام سے نہ کیا جائے یا وہ خیال جو سکون نہ دے وہ بھی انسانی توانائی کو ضائع کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ ذہنی توازن کو بگاڑ دیتا ہے اور یہ روحانی ترقی اور پرواز میں ہرگز ممد نہیں۔

وقتی جوش ایک کمزوری ہے اور سکون توانائی ان دو طاقتوں کا آپس میں ملنا ہی روحانی سکون کا موجب ہوتا ہے سکون سے انسانی مقناطیسیت پیدا ہوتی ہے جو دوسری تک پہنچتی ہے۔

اس کے برعکس چڑچڑاپن سے جسم کی توانائی خارج ہوتی ہے جس کا بہتر استعمال کسی اور جگہ ہو سکتا تھا۔ کسی شخص کے بڑے ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں پرسکون رہے جب کہ وہ برے موڈ میں ہو۔

چڑچڑاپن دماغ، دل اور روح کا سرطان ہے۔ اگر اس کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ اپنے شکار کو روحانی طور پر نیست و نابود کر دے گا۔ بدمزاج جورو اور جھگڑالو خاوند مل کر بھوتوں کی جوڑی بن جاتے ہیں کہتے ہیں کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ حساس ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا ہے۔ بیچاری بیوی بیٹھی خاموش روتی رہتی ہے اور غصیلا خاوند اپنی دو دھاری زبان سے اس کو سولی پر چڑھائے رکھتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ بات نہایت ہی قابل شرم ہے کہ ہم مرد ہوتے ہوئے عورتوں سے جھگڑا کریں۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب حلیمی و صبر کا حسین مرقع تھے۔ آپ کی گھریلو زندگی جنت معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے گھر میں شانتی اور صلح کا راج تھا۔ بچوں کی شرارتوں اور ادھم کے باوجود آپ کے منہ پر کبھی سخت کلمہ نہ آیا آپ جب کبھی اہم تصنیف میں مصروف ہوتے تو آپ نے بچوں کو کبھی نہ ڈانٹا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ اس شور و غل میں کیسے سوچتے اور کام کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے گرد و پیش جو ہو رہا ہوتا ہے میں اس کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا۔ اس لئے میرے کام میں کوئی مخل نہیں ہوتا۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بات بھی حضور ہی کے متعلق بیان کی ہے۔ "میرے حضور کے ساتھ اتنے پرانے قریبی تعلقات کے دوران میں نے آپ کو کسی کے ساتھ خفا ہوتے یا بازپرس کرتے نہیں دیکھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کی ساری زندگی جتنی روشنی سے پُرنور تھی اور یہی روشنی ان لوگوں کے چہرہ کو روشنی دے گی جو آپ جیسا بننا پسند کریں گے۔ لیکن یہ روشنی مدھم رہے گی۔ جب تک چڑچڑاپن ان کی ساری زندگی پر حاوی رہے گا۔ طمانیت کے ہر خواہش مند راہرو کو اس سے آگاہ رہنا چاہیئے اور اس پر قابو پانا چاہیئے۔ جدوجہد خواہ کتنی بھی سخت ہو اس کا انعام انمول ہے۔ بدکار، بدطینت، شرابی انسان بھی خدا کے نیک بندے بن گئے۔ زندگی بھر سگریٹ نوشی کرنے والوں نے تمباکو نوشی چھوڑ دی، جاہل اور اولیاء اللہ بن گئے۔ لہٰذا چڑچڑے پن کے لئے عذر تلاش کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ انسان خلوص دل سے کوشش کرے اور خدا تعالے کی طرف رجوع کرے جہاں عزم ہوگا وہاں امید کا راستہ نکل ہی آئے گا۔ تمام کام عقل کے دائرے کے اندر ممکن ہیں۔ مثبت سوچ انقلابی قوت ہے۔ جو دعا کے ساتھ مل کر زبردست طاقت بن جاتی ہے۔

ایک روحانی راہرو کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ چڑچڑے پن سے بچے اور اس پر قابو پائے۔ کیونکہ یہ خصلت تقدس اور نیکی کی روح کے خلاف ہے۔ ایک بیماری کے علاج کے لئے اچھا ڈاکٹر اس کی وجہ جاننا چاہتا ہے اور پھر اس وجہ کا علاج کرتا ہے۔ صاحب ایمان کو بھی اس بات کی تلقین کی جاتی ہے۔ چڑچڑے پن کی بہت سی وجوہات ہیں اور اس میں سے ایک وجہ کھانے پینے کا طریق ہے بعض ایسے ہیں جو تھوڑی بھوک لگنے پر بہت زیادہ کھاتے اور اپنے اعصاب پر بوجھ ڈالتے ہیں۔ اکثر ایسی غذا کھاتے ہیں جو جسم کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے اعصاب کو آرام پہنچانے کے واسطے اعصابی گولیوں کے لئے مرے جاتے ہیں اور جب ایسی گولیاں نہیں ملتیں تو پھر چڑچڑاپن آ دباتا ہے۔ چائے اور کافی نوشی تو قومی عادت بن چکی ہے۔ اگرچہ دونوں میں کوئی غذائیت نہیں۔ پھر بھی عورتیں گھر بیٹھی ان گنت چائے کی پیالیاں پی جاتی ہیں اور پھر حیران ہوتی ہیں کہ ان کے اعصاب کیوں کمزور ہیں۔ اس کے علاوہ تمباکو ہے جو بالکل زہر ہے۔ اس کا جسم اور اعصاب پر بہت مضر اثر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ روح بھی اس کے مہلک دھوئیں سے بچ نہیں سکتی۔ سگریٹ پینے والے اور تمباکو چبانے والے دونوں کمزور اعصاب سے زندگی گذارتے ہیں اور پھر مستقل چڑچڑے پن کے مریض ہو جاتے

باقی صـ۷ پر

بقیہ: صـ۴ سے آگے

اور وہ تشرشل ہی کہتے ہیں۔ حالانکہ چرچل کو شرشل کہہ سکتے ہیں۔ ایسا وہ نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی لفظ کو اپنی زبان میں جب استعمال کریں تو اپنے طریق پر استعمال کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایسی مشکل پیش آئے گی۔ کہ سارے لوگ پہلے یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ یہ لفظ کون سی زبان سے لیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اردو میں تقریباً ۲۰ فی صد الفاظ عربی کے ہیں لیکن کسی شخص کو ایک پیراگراف دے کر کہیئے کہ اس میں سے وہ الفاظ نکالے جو عربی میں بھی استعمال ہوتے ہیں یا یوں کہیئے کہ جو الفاظ ہم نے عربی سے ہی لئے ہیں تو میرے خیال میں اچھے سے اچھا ادیب بھی مکمل طور پر ایسا نہیں کر سکے گا۔ انگریزی زبان میں کچھ الفاظ اطالوی زبان کے ہیں کچھ فرانسیسی زبان کے ہیں کچھ اور زبانوں کے ہیں اور یہ سب کے سب انگریزی زبان کے بولنے والوں کی مرضی کے مطابق بولے جاتے ہیں۔ آپ نہیں دیکھیں گے انگریزی کا ایک پیراگراف پڑھتے ہوئے بیچ میں آپ نے تین الفاظ اطالوی طریق پر بولے چار الفاظ فرانسیسی طریق پر بولے چار الفاظ کسی اور طریق پر بولے ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ جب کوئی لفظ لے لیا جاتا ہے تو ساری زبان میں کھپانے کے لئے اور اس کے مطابق بنانے کے لئے اس کا اپنا ایک مزاج پیدا کیا جاتا ہے اور اس مزاج میں تلفظ بھی شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ورنہ انتہائی مشکل ہو جائے گی۔ کوئی زبان خالصۃً وہ زبان نہ رہے گی جو وہ ہے بلکہ $\frac{1}{2}$ اپنی زبان ہوگی $\frac{1}{3}$ کسی اور کی زبان ہوگی اور اسی طرح کچھ حصہ کسی اور زبان کا اس مشکل میں لوگوں کو نہ ڈالئے۔ آپ کا شکریہ۔

آپ نے فصاحت کو تلفظ اور لہجے کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ فصاحت کے متعلق ایک مضمون تحریر فرمائیں۔ الفضل کے قارئین اس لفظ کی وضاحت کے لئے آپ کے ممنون ہوں گے۔ شکریہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

قیامِ امن کے معمار

گذشتہ دنوں فلسطینی نمائندوں نے جو مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کے اجلاسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ تنظیم آزادئ فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات سے ملاقات کی۔ اس میں کیا شک ہے کہ قیامِ امن کی کوئی بھی کوشش تنظیم آزادئ فلسطین کو ایک طرف رکھ کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اگرچہ امریکہ کا شروع سے یہ خیال ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کا مشرقِ وسطیٰ میں قیام امن سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن فلسطینی تو بہر حال اس بات کو چاہتے ہیں کہ نتائج چاہے کچھ بھی ہوں تنظیم آزادئ فلسطین کو صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے ان اجلاسوں میں عرفات اور ان کے ساتھیوں کو شامل نہ ہونے دیا جائے۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے انہیں الگ رکھنا ممکن نہ ہو گا۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ فلسطین کی آزادی جس کے ساتھ قیام اور استحکام امن منسلک ہیں تنظیم آزادی فلسطین سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ لوگ جو غازہ کی پٹی میں رہتے ہیں اور مغربی کنارے پر بھی۔ ان کو دیگر فلسطینیوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ وہ کسی صورت میں الگ ہونا چاہیں گے۔ لیکن بہر حال امریکہ نے اس بات کا برا منایا ہے۔ ایک بیان میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ امریکہ نے کہا ہے کہ ہم نے بار بار اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ تنظیم آزادئ فلسطین مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کا حصہ نہیں ہے۔ قیامِ امن کا حصہ نہیں ہے۔ قیامِ امن کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ہم اسکے معمار ہیں۔ اور ہم ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کون کون حصہ دار ہو۔ اس میں شمولیت کرنے والے اگر یاسر عرفات سے ملاقاتیں کریں تو ہمیں اس بات سے دکھ ہو گا۔ ہم اس کو کسی صورت بھی پسند نہیں کر سکتے کہ وہ لوگ جو ہمارے ساتھ بیٹھ کر مشرقِ وسطیٰ میں امن کی تجاویز پر غور کرتے ہیں۔ وہ اجلاسوں سے باہر جا کر یاسر عرفات سے گفت و شنید کرنے لگیں۔ اسرائیل نے بھی دھمکی دی ہے کہ جن لوگوں نے یاسر عرفات سے گفت و شنید کی ہے جب وہ واپس اسرائیل پہنچیں گے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ کتنی غیر منطقی بات ہے لیکن سیاست میں سب کچھ ہوتا ہے۔ (اسرائیل نے اس بات سے انکار بھی کیا ہے۔)

افریقن نیشنل کانگرس

ڈبلیو ڈے کلارک نے گذشتہ بدھ کے روز کہا کہ افریقن نیشنل کانگریس نے گفت و شنید کا سلسلہ منقطع کرنے کے سلسلے میں جو کچھ کیا ہے میں اسے الٹی میٹم کی سیاست کہتا ہوں اور مجھے اس سے بہت زیادہ مایوسی ہوئی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٹی میٹم کی سیاست ہمیں کچھ زیادہ دور تک لے جا سکے گی۔ یہ انہوں نے اس وقت کہا جب وہ کیبنٹ کے ایک بحرانی سیشن میں شرکت کے لئے آئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ دو سال میں یہ ان کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ وزیر خارجہ پک بوتھا نے واضح طور پر افریقن نیشنل کانگریس کے مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ ٹاؤن شپ کی امن کی مساعی میں عالمی برادری کو ملوث کیا جائے۔ جنوبی افریقہ کو اپنے معاملات خود سلجھانے چاہئیں۔

نیلسن منڈیلا کی افریقن نیشنل کانگریس اور اس کے دس مزید ساتھی جو نسلی پالیسی کے مخالف ہیں نے گذشتہ روز کثیر الجماعتی جمہوریت فورم سے اپنے آپ کو منقطع کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دہشت گردی کی مہم چلا رہی ہے۔ ان کے ایسا کرنے سے گفت و شنید ختم ہو گئی ہے۔ ڈے کلارک نے سپین سے واپس آ کر کہا کہ عالمی برادری چاہتی ہے کہ جمہوریت کے فروغ کے لئے گفت و شنید جاری رہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ افریقن نیشنل کانگریس کس قدر جمہوریت میں دلچسپی رکھتی ہے۔ ڈے کلارک کو غالباً اس قدر دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ اگر حالات ایسے پیدا کر دیئے جائیں کہ گفت و شنید بھی جاری رہے اور سیاہ فام لوگوں پر تشدد بھی ہوتا رہے تو یقیناً گفت و شنید کو جاری رکھنا مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ اسی اصول کی بناء پر افریقن نیشنل کانگریس کے صدر نیلسن منڈیلا نے فورم سے اپنے آپ کو باہر نکال لیا ہے۔

اسرائیل کے نئے وزیر اعظم

اسرائیل نے حزب مخالف سے انتخابات اپنے منشور کی وجہ سے جیتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ قیام امن کے لئے سرعت کے ساتھ گفت و شنید ہونی چاہیئے۔ اور اسی طرح اقتصادی بحالی کے لئے بھی کوشش کو تیز کر دینا چاہیئے۔ نئی حکومت ۱۳ جولائی کو اقتدار سنبھال لے گی۔ منشور سے پتہ چلتا ہے کہ اگر حکومت نے اس پر عمل کیا تو اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے تعلقات بہت بہتر ہو جائیں گے۔ اس لئے اب بعض فلسطینیوں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ نئے وزیر اعظم کے ساتھ گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں اور اگر نئے وزیر اعظم چاہیں تو مشرقِ وسطیٰ میں امن کا قیام کوئی مشکل بات نہیں۔ قیام امن کے سلسلے میں نیم دلی سے کی گئی کوششوں نے وزیر اعظم یزک شمیر کو شکست سے دوچار کیا۔

بوسنیا کی حالتِ زار

بوسنیا سرب سے خاصی ہزیمت اٹھا رہا ہے اور ان دنوں نہایت مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ چنانچہ بوسنیا نے عالم اسلام کو اپیل کی ہے کہ عالمی برادری جو فوجی ایکشن لیتی ہے اس میں وہ خاص طور پر مدد کرے اور اس کے علاوہ انسانیت کے ناطے سے اور تعمیرِ نو کے لئے بوسنیا کی مدد کی جائے۔ بوسنیا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ فوجی مداخلت کی شدید ضرورت ہے۔ یہ انہوں نے تنظیم اسلامی کے وزرائے خارجہ کی ایک ایمرجنسی میٹنگ سے کہا انہوں نے مزید کہا کہ عالمی برادری اور تنظیم اسلامی کانفرنس دونوں کو فوری طور پر سراجیوو ایئرپورٹ کو آزاد کروانا چاہیئے تاکہ بوسنیا کے لئے مختلف ممالک سے جو امدادی اشیاء بھیجی جا رہی ہیں وہ وصول کی جا سکیں۔

وزیر خارجہ نے تنظیم اسلامی کے ۴۵ اراکین سے اپیل کی کہ وہ سربیا اور مانٹے مترو سے اپنے تعلقات منقطع کر لیں۔ یہ دونوں یوگوسلاویہ کے حصے ہیں۔ اور اسی طرح دو فنڈ اکٹھے کئے جائیں۔ ایک فوری امداد کے لئے جس میں خورونوش وغیرہ بھی شامل ہے اور دوسرا تعمیرِ نو کے لئے۔ انہوں نے بتایا کہ علاقائی تشدد میں ۶۰۰۰ کے قریب افراد مارے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا نے آزادی کا اعلان کیا تھا اور سرب جو ان سے ۱/۳ ہیں نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اب وہی سرب بوسنیا کی مخالفت کرتے کرتے لڑائی کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بوسنیا کو وفاقی فوجوں سے مل کر خاصا نقصان پہنچا رہے ہیں۔

افغانستان میں اقتدار

جنرل رشید دوستم کے متعلق جو یہ افواہ سنی تھی کہ وہ ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہ درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کے فوجی دستے جو کابل میں طاقت کے توازن کا باعث ہیں۔ اس بات میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کریں گے کہ عبوری عرصہ سے قبل یعنی صبغت اللہ مجددی معاہدے کے مطابق اپنی صدارت چھوڑتے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام کابل کی لیڈرشپ کا ہے کہ وہ فیصلہ کرے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو فوجی لوگ ہیں۔ اس لئے سیاسی باتوں میں دخل نہیں دیتے۔ دوستم نے کابل میں ریڈیو ٹیلیفون پر اخبارات کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ ان کے ہیڈ کوارٹر شمالی علاقے میں مزار شریف ہے۔ پاکستان کی نیوز ایجنسی اپ ت نے پہلے یہ بتایا تھا کہ اتوار کے روز ببرک کارمل سابق صدر افغانستان اور رشید دوستم ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ دوستم نے کہا کہ انہیں کسی ہوائی حادثے کا علم نہیں ہے اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ببرک کارمل اس وقت کہاں ہیں۔

عبوری دور کے صدر صبغت اللہ مجددی نے گذشتہ اتوار کے روز کہا کہ وہ اقتدار پروفیسر برہان الدین ربانی کے سپرد نہیں کریں گے۔ اگرچہ انتظام یہی تھا کہ اگلے ہفتے اقتدار انہیں سونپ دیا جائے۔ اور دراصل اقتدار سونپنے کا مطلب یہ لیا جاتا تھا کہ اقتدار میں شراکت کی جائے۔ مجددی نے کہا کہ وہ برہان الدین کو اقتدار دینے کی بجائے جہاد کونسل کے ۴۶ اراکین کو اقتدار دیں گے اور خود ان کے سربراہ رہیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ صبغت اللہ مجددی کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلامک گروپ کو اقتدار نہیں دینا چاہتے۔ ربانی جماعتِ اسلامی کے سربراہ ہیں اور انہوں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ سارے ملک میں اسلامی قانون اور اسلامی اصول کی برتری کا انتظام کیا جائے۔

(صبغت اللہ مجددی نے اقتدار چھوڑ دیا ہے)

نائیجیریا کے حاجی

کہتے ہیں کہ نائیجیریا کے تیس ہزار حاجیوں کو واپس لے جانے کے لئے ان کے چارٹرڈ جہاز وقت پر واپس نہ پہنچے اور ان آدمیوں کو کھانے پینے کی اشیاء خریدنے کی وقت کی وجہ سے ٹرمینل عمارت میں کھانا پکانا پڑا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 28485 I MRS. ETI SURYATI W/O DRS. R. MUMUH AL-MUHSIN پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت 78-8-30 ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 91-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان کا 1/2 حصہ مالیتی 5,000,000/- روپے (2) زرعی زمین برقبہ 273 مربع میٹر مالیتی 5,000,000/- روپے (3) زرعی زمین برقبہ 2450 مربع میٹر مالیتی 5,000,000/- روپے (4) دھان کا کھیت برقبہ 280 مربع میٹر مالیتی 5,000,000/- روپے۔ (5) حق مہر 25000/- کل جائیداد مالیتی 85,000,000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000/- روپے ماہوار بصورت وصیت جائیداد ملا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. ETI SURYATI انڈونیشیا۔ گواہ DR. R. MUMUH AL. MUHSIN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 HASAN SANDI انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28486 I MRS MARIFAT W/O SUGANDA پیشہ ٹیچر عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1990-8-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر طلائی انگوٹھی وزنی 10 گرام مالیتی RP220,000/- اس وقت مجھے مبلغ 100,700/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. MA'RIFAT انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر 1۔ ڈی عبد الغنی ولد SATRIA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر 2۔ SUGANDA خاوند موصیہ۔

واقفین نو کی تربیت

حضور انور نے فرمایا:۔

"واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1989ء)

بقیہ: صفحہ 1 سے آگے

خوشی کے آثار دیکھے، مسکراہٹ دیکھے، آنکھوں میں پیار دیکھے تو اس کو کیسا مزہ آئے گا۔ پس حضرت سلیمانؑ یہی عرض کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے خدا توفیق بخش کہ میں نیک کام کروں اور ایسے کام جن کو تو پسند کرتا ہو اور تیرے پیار کی نگاہیں مجھ پر پڑ رہی ہوں اور پھر میں کہوں کہ ہاں اب میں نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ جس طرح تو نے مجھے راضی کیا میں نے بھی تجھے راضی کر دیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 1991ء)

بقیہ: صفحہ 3 سے آگے

محلہ کی صفائی سب سے اچھی ہو اس کے خدام کو کوئی چیز انعام کے طور پر دی جائے تاکہ تمام محلوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اگر اس طرح کام کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی عمدہ طور پر قادیان کی صفائی کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے محلے جو بہت گندے ہوں ان محلوں کے خدام کی پہلے دوسرے محلوں کے خدام مدد کریں۔ اور ایک دفعہ اچھی طرح صفائی کرا دی جائے اس کے بعد وہ خود اس کی صفائی کے ذمہ وار ہوں۔

محلوں میں صفائی رکھنا کوئی مشکل بات نہیں۔ اگر خدام تھوڑی ہمت توجہ صفائی کی طرف رکھیں اور محلوں میں رہنے والے دوسرے لوگ بھی خدام سے تعاون کریں تو یہ بات بہت آسان ہو جاتی ہے۔ اس بات کو دل سے نکال دینا چاہئے کہ جب تک محلہ کے تمام خدام کسی کام میں شریک نہیں ہوتے اس وقت تک کسی کام کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کام کا موقعہ آئے گا مخلص اور دیانت دار خدام ہی آگے آئیں گے۔ اور وہی شوق سے اسے سرانجام دیں گے۔ اور جو اخلاص اور دیانتداری سے کام نہیں کرنا چاہتا اس کے لئے سَو بہانے ہیں۔ کہتے ہیں "من حرامی حجتاں ڈھیر"۔ یعنی اگر کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو تو انسان کو سینکڑوں حجتیں اور بہانے سوجھ جاتے ہیں۔ اور یہ حجتوں والے تو سال میں ایک دفعہ بھی وقار عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگوں کے نہ آنے کی وجہ سے کام کو پیچھے نہیں ڈالنا چاہیئے۔ جن لوگوں کے اندر اخلاص ہے ان کو کیوں ایسے لوگوں کی خاطر کام سے روک رکھا جائے۔ اب تو تم دو ماہ کے بعد ایک دن وقار عمل کرتے ہو۔ اگر تم دس سال کے بعد بھی ایک دن مقرر کرو تو بھی نہ آنے والے غائب ہی ہوں گے۔ اور تمہاری حاضری پھر بھی سَو فیصدی نہیں ہوگی۔ دس سال کے بعد بھی جو دن تم وقار عمل کا مقرر کرو گے وہی دن ایسا ہوگا جس دن ان کو کام ہوگا۔

بقیہ: صفحہ 5 سے آگے

ہیں اپنی زندگی کا خود مالک و آقا ہونا روحانی ترقی کی کلید ہے۔ اور یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ جو اپنے اوپر فتح پا لیتا ہے وہ اس شخص سے بہت زیادہ عظیم ہے جو ایک شہر پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔

جب انسان چڑچڑا ہوتا ہے تو بعض اوقات ایسی بات موقع کی نزاکت کو نہ سمجھتے ہوئے کر ڈالتا ہے جو بعد میں پشیمانی کا باعث بن جاتی ہے۔ یاد رکھو غیر محتاط الفاظ اور بُرے افعال واپس نہیں جا سکتے۔ سخت الفاظ دوسروں کے دلوں میں کبھی نہ مٹنے والے اثرات چھوڑ جاتے ہیں بے احتیاطی سے کہی ہوئی بات اچھے سے اچھے دوست، خاوند، بیوی، والدین اور بچوں کو اجنبی بنا دیتی ہے۔ وہ دھاگہ جو انسانی رشتہ کو آپس میں باندھے ہوئے ہے وہ نہایت نازک ہے۔ یہ دھاگہ بہت جلد استعمال ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔

میرے ذہن میں اس میاں بیوی کا قصہ آتا ہے جنہوں نے اپنی پچاس سالہ شادی کی رسم منائی اور پھر ایک ہفتہ بعد طلاق کے لئے مقدمہ داخل کر دیا۔

چڑچڑا شخص اس دنیا میں جہنم کی آگ میں زندگی گزارتا ہے اور جو اولیاء اللہ کے ساتھ چلنا چاہتا ہے۔ اسے اپنے جذبات پر قابو پانا ہوگا اور چڑچڑا پن یقیناً ان میں سے ایک ہے۔

بقیہ: صفحہ 6 سے آگے

جسکی وجہ سے ہوائی اڈے کے افسران نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس جگہ پر آگ جلانا ممنوع ہے۔ لیکن جب یہ حاجی کہیں سے بھی آسانی کے ساتھ خورونوش کی اشیاء نہ خرید سکے۔ تو انہیں بہرحال ایسا کرنا پڑا۔ اسی طرح انڈونیشیا کے بھی ستر ہزار آدمیوں کو واپس لے جانے کے لئے جہازوں کی آمدورفت باقاعدہ نہ رہ سکی۔ لیکن چونکہ یہ لوگ نائیجیریا کے حاجیوں سے زیادہ منظم تھے۔ اس لئے انہیں پکا پکایا کھانا ملنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی کہا جاتا ہے کہ نائیجیریا کے حاجیوں کو پکا پکایا کھانا ملنے کی اسلئے دقت پیش آئی کہ وہ بہت زیادہ غیر منظم تھے۔ مکہ مکرمہ کا جسے دروازہ کہا جا سکتا ہے یعنی جدہ وہاں ایک اتنا بڑا ٹرمینل موجود ہے جہاں لاکھوں حاجیوں کو رکھا جا سکتا ہے۔ ہوائی جہازوں کے عملے نے بتایا کہ اس سے قبل 1458 نائیجیریا کے حاجی واپس جا چکے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے ملک میں مارشل لاء لگنے کے امکانات کو مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ سندھ میں جو آپریشن شروع کیا گیا ہے وہ ملک کے مفاد میں ہے اور اسے انشاء اللہ کامیابی سے مکمل کر لیا جائے گا۔ وہ امریکی سفیر کی اقامت گاہ پر امریکی یوم آزادی کے بارے میں استقبالیہ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

○ ایم کیو ایم کے بعض اراکین قومی و صوبائی اسمبلی کے اہل خانہ کو مبینہ طور پر ایم کیو ایم کے لوگوں نے یرغمال بنا لیا ہے۔ انکی بازیابی کے لئے مختلف مقامات پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ تاہم ابھی تک کسی خاندان کو بازیاب کرنے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ایم کیو ایم کے دو اراکین قومی اسمبلی اور چار اراکین صوبائی اسمبلی نے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ ان کے خاندانوں کو بلیک میل کر کے ایم کیو ایم کی مرضی کے مطابق چلنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

○ اسلام آباد کے ساحرہ بنی گالہ کی متاثرہ خواتین نے چیف آف آرمی سٹاف کے سامنے مظاہرہ کیا۔ جنرل آصف نواز نے مظاہرین سے ملاقات کی اور ذاتی مداخلت اور سخت ایکشن لینے کی یقین دہانی کرائی۔

○ یوگوسلاویہ کے سفیر کو پاکستان سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یہ اقدام بوسنیا کے محصور مسلمان پر مسلسل حملوں کے خلاف بطور احتجاج کیا گیا ہے۔

○ کراچی میں شہریوں کی اطلاع پر چھوٹے ٹارچر سیلوں کے خلاف بھی کارروائی شروع کر دی گئی۔

○ صدر نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے حکومت کی بدعنوانیوں کے ٹھوس ثبوت فراہم نہیں کئے۔ پیپلز پارٹی کے دور میں اپوزیشن نے ٹھوس ثبوت پیش کئے تھے موجودہ اپوزیشن صرف اخباری بیان دیتی ہے۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ فوج مسیحا بنے تو اسے خوش آمدید کہیں گے۔

○ اندرون سندھ بھی ایم کیو ایم کے دفاتر کو تالے لگا دیئے گئے ہیں عہدیدار اور کارکن فرار ہو گئے۔

○ کراچی میں فوج رینجرز اور پولیس کی نگرانی میں اتوار کی صبح ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی عزیز آباد میں واقع رہائش گاہ کی گلی کے آہنی حفاظتی گیٹ توڑ دیئے گئے گیٹ کے کنکریٹ کے ستون بھی گرا دیئے گئے۔ کسی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔

○ بھارت کے شہر احمد آباد میں مسلم کش فسادات کرفیو کے باوجود بھی جاری ہیں چوتھے روز مزید ۶ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم نرسیما راؤ کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ دو بڑی اپوزیشن پارٹیوں جنتا دل اور بی جے پی نے سپیکر کو الگ الگ نوٹس بھجوا دیئے ہیں۔

○ بلوچستان یونیورسٹی کے ۸۰۰ ملازمین نے احتجاجاً استعفے پیش کر دیئے ہیں یہ استعفے بعض ملازمین کی برطرفی پر بطور احتجاج پیش کئے گئے ہیں۔ پولیس نے مزید ۱۷ ملازموں کو حراست میں لے لیا۔

○ تھانہ واہنڈو ضلع گوجرانوالہ میں پولیس کی موجودگی میں اندھا دھند فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا پولیس اہلکار موقع سے فرار ہو گئے۔

○ آندرے اگاسی نے مردوں کا ومبلڈن ٹینس فائنل جیت لیا۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف کارروائی سے قومی یکجہتی متاثر ہوگی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شہری علاقوں میں آپریشن کے پیچھے مخصوص سیاسی عزائم ہیں۔

○ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو بھٹو حکومت ختم کر کے مارشل لاء لگانے کے خلاف پیپلز پارٹی نے یوم سیاہ منایا۔

○ ریٹائرڈ جنرل فیض علی چشتی نے کہا ہے کہ آج بیگم بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو ان کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جنرل ضیاء نے کہا تھا کہ مارشل لاء کے نفاذ کی رات بھٹو کے خاندان کو ختم کر دیا جائے مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی نے کہا ہے کہ فوج اور سندھ کے آپریشن کے خلاف میں نے کوئی بات نہیں کی۔ سندھ میں فوج کا کردار قابل تعریف ہے۔

○ وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی پروگرام سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امریکی امداد نہیں چاہتے تجارت کے نارمل ہونے پر عمل کریں گے۔

○ ۲ لاکھ بنگلہ دیشی عورتوں کو پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں لا کر فروخت کر دیا گیا ہے۔ ان کو اچھے مستقبل کی شادیوں کا لالچ دیا گیا تھا۔

○ کابل کے نواح میں حزب وحدت اور افغان مجاہدین میں لڑائی چھڑ گئی جس سے درجنوں افراد ہلاک ہو گئے۔ صوبہ وردگ کے میدان شہر میں حکمت یار اور سیاف کے حامی اور حزب وحدت بھاری اسلحہ استعمال کر رہے ہیں۔ حکمت یار اور دوستم کی ملیشیا کی خونریز جھڑپوں میں ۶۰ افراد ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہو گئے۔

○ متحدہ جرمنی دنیا بھر میں فوجی ساز و سامان برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔

○ پاکستان، فرانس سے بارودی سرنگیں صاف کرنے والے تین جدید جہاز حاصل کرے گا۔

○ ایم کیو ایم کے ہزاروں عہدیدار اور کارکن بھاگ کر پنجاب آ گئے ہیں۔ سندھ سے ایک ارب روپے پنجاب کے بنکوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔

○ کابل پر راکٹوں کی جو بارش ہو رہی ہے اس میں ایک راکٹ صدر ربانی کے کمرے سے سو میٹر دور پھٹا۔

درخواست دعا

مکرم عبدالرحمن صاحب چک نمبر ۳۶۶ ضلع لودھراں حال ربوہ کی پوتی عزیزہ میمونہ حسن عمر ۱۰ سال دل کے اپریشن کے تحت راولپنڈی میں ہسپتال میں داخل ہو رہی ہے۔ عنقریب دل کے اس اپریشن کی تاریخ مقرر ہو جائے گی۔ عزیزہ کے کامیاب اپریشن اور مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری

air masters

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کیلئے رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

میسرز ایئر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس
۲۸۔ ایمپریس روڈ۔ نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور
مینجر: سید ظہیر احمد شاہ
فون نمبر ۳۶۶۱۵۱ - ۲۱۲۸۶۱ - ۰۴۲

ربوہ اور گردونواح کے احباب کی سہولت کیلئے ۱۰-۱۱ اور ۱۲ جولائی ۱۹۹۲ء کو ۱۶/۴۶ دار الرحمت وسطی ربوہ (بر مکان سید محمد یونس شاہ صاحب) فون نمبر ۶۳۹، ٹکٹوں کی بکنگ کا انتظام ہوگا۔

خوشخبری — لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کینٹ سٹیشن کراچی ۷۵۵۳ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329